سوانح

شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید

حسین احمد مدنیؒ

مولانا عبد القیوم حقانی

حضرت مدنیؒ کے تذکرہ، دلچسپ حکایات و
واقعات اور سیرت وسوانح پر اپنے طرز کی پہلی،
البیلی، حیرت انگیز اور ایمان افروز کتاب

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوھریرہ

خالق آباد • ضلع نوشہرہ • سرحد - پاکستان

نام کتاب -------- سوانحِ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

مرتب -------- مولانا عبدالقیوم حقانی

کمپوزنگ -------- جان محمد جانؔ ، رُکن القاسم اکیڈمی

ضخامت -------- 272 صفحات

تاریخ طباعتِ اوّل ----- شوال ۱۴۲۵ھ / دسمبر 2004ء

تاریخ طباعتِ دوم ----- صفر المظفر ۱۴۲۶ھ / مارچ 2005ء

تعداد ----- 1000

قیمت ----- 120 روپے

ناشر -------- **القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ**

برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد، پاکستان

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی

☆ مولانا سید محمد حقانی ، مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

☆ کتب خانہ رشیدیہ ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ ، راجہ بازار ، راولپنڈی

☆ مکتبہ سید احمد شہید ، ۱۰ الکریم مارکیٹ ، اردو بازار ، لاہور

☆ زم زم پبلشرز ، نزد مقدس مسجد ، اردو بازار ، کراچی

☆ مکتبہ بخاری، صابری مسجد گلستان کالونی مرزا آدم خان روڈ، لیاری کراچی

☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی صاحب، جامعہ ابوہریرہ، چنوں موم ضلع سیالکوٹ

اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے

فہرست ابواب

تکبر کرتا ہے۔ حالانکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ من بطأبه عمله لم یسرع به نسبه ۔ جس کا عمل سست ہوا اس کو نسب تیز نہیں کر سکتا۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جو اپنے اصلی نسب کو چھپا کر کسی بڑے درجے کے نسب کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے۔ ایسے شخص کے متعلق سخت وعید ہے۔ بخاری شریف میں ہے، ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔

تیسرا طبقہ وہ ہے جو سرے سے فضیلتِ نسب کا قائل ہی نہیں، حالانکہ شرافتِ نسبی امرِ تکوینی ہے، جو منجانب اللہ کسی کو حاصل ہوتی ہے۔ ؏ ایں سعادت بزور بازو نیست

نبی ہمیشہ اعلیٰ نسب سے تعلق رکھتا ہے :

قیصرِ روم نے ابوسفیان سے جہاں حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کئی اور اہم سوالات کیے، وہاں یہ بھی پوچھا، کیف نسبه فیکم ۔ان کا نسب کیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا، هو فینا ذو نسب ۔وہ ہم میں اعلیٰ نسب کے مالک ہیں۔ قیصرِ روم نے کہا نبی ہمیشہ اعلیٰ نسب سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مدنیؒ کی نسبی شرافت :

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ وہ عظیم شخصیت ہیں جن کا سلسلۂ نسب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور آپ صحیح النسب حسینی سید ہیں۔ آپ اپنی نسلی شرافت پر خود اپنی دلیل آپ ہی تھے ....

نمونہ کس نے دکھلایا کہ سید ہوں تو کیسے ہوں
حسین احمدؒ نے بتلایا کہ سید ہوں تو ایسے ہوں

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اپنی خود نوشت سوانح "نقشِ حیات" میں رقم طراز ہیں:

"مجھ کو بہت ڈر لگتا ہے اور شرم معلوم ہوتی ہے کہ موجودہ اعمال و اخلاق اور اس کم مائیگی پر سید یا پیرزادہ اپنے کو کہوں یا لکھوں اور اپنے اس نسب پر فخر کروں مگر اس میں بھی چونکہ شک نہیں ہے کہ غیر اختیاری نعماءِ الٰہیہ میں سے یہ بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے یعنی جیسے کہ انسان کا پیدا ہونا' تمام اعضاء کا صحیح و سالم ہونا، خوبصورتی اور اعضاء کا تناسب، ذکاوت اور حافظہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کی اُن نعمتوں میں سے ہیں جن میں بندہ کے اختیار اور

ارادہ کو کوئی دخل نہیں اور اس پر بندہ کو ہمیشہ شکرگزاری کرنا ضروری ہے"۔

(نقشِ حیات ص ۳۰)

سلسلۂ نسب :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا سلسلۂ نسب درج ذیل ہے۔

حسین احمد بن سید حبیب اللہ بن سید پیر علی بن سید جہانگیر بخش بن شاہ انور اشرف بن شاہ مدن ابی شاہ نورالحق۔

شاہ نورالحقؒ بڑے صاحبِ دل بزرگ، صاحبِ کشف و کرامات اور اہل اللہ میں سے تھے اور موصوف حضرت سید احمد توختۂ تمثالِ رسول کی اولاد میں سے تھے اور وہ سید محمد مدنی المعروف بہ سید ناصر ترمذیؒ کی اولاد سے تھے اور وہ سید حسین اصغر بن حضرت امام علی زین العابدین ابن شہید کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔ (تاریخ آئینہ اودھ ص ۶۴)

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ خود راوی ہیں کہ میرے والد سید حبیب اللہ مرحوم فرماتے تھے۔ میں جبکہ صفی پورہ اور بانگرمؤ میں ہیڈ ماسٹر تھا لوگوں سے ذکر کرتا کہ میں سادات خاندان سے ہوں میرا خاندان پیرزادوں کا خاندان ہے تو لوگ تصدیق نہیں کرتے تھے، کیونکہ اودھ کے شہروں میں کپڑا بننے والے رہتے تھے۔ اس لئے ہمارے متعلق بھی لوگ یہی سمجھتے کہ یہ بھی اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک روز حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ نے بھرے مجمع میں فرمایا کہ حبیب اللہ تو سید زادے اور پیرزادے ہیں۔ ان کے مورثِ اعلیٰ شاہ نورالحقؒ بہت بڑے اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ تب لوگوں کے خیالات ہمارے نسب کے متعلق بدلے۔

حضرت مدنیؒ کے والد کا دلچسپ خواب :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے والد مرحوم فرماتے تھے کہ:

"میں نے اوائل عمر میں خواب دیکھا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک بڑے تالاب کے کنارے ایک درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی چرخہ کات رہی ہیں اور میں اپنے آپ کو بچہ پاتا ہوں اور تالاب کے دوسرے کنارے پر ہوں۔ میں نے دیکھا میں تالاب میں تیرتا ہوا ان کی طرف اس طرح جا رہا ہوں، جیسے بچہ اپنی ماں کے پاس جاتا ہے۔ میں

خواب میں ان کو ماں سمجھ رہا ہوں اور وہاں پہنچ گیا ہوں۔ ہجرت کرنے کے بعد جب شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے والد نے یہ خواب حضرت شیخ الاسلامؒ کے سامنے ذکر کیا کہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس خواب کا کیا مطلب تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے بتایا کہ تعبیر تو ظاہر ہے، آپ سمندر کے دوسرے کنارے پر تھے۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ حضرت فاطمہؓ کے پاس پہنچ گئے اور نسبی سلسلہ میں وہ ہماری ماں ہی ہیں۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کے والد فرماتے ہیں، مجھ کو نسب نامہ کی تلاش تھی، تو میں نے خواب دیکھا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کو جا رہے ہیں اور میں پاس کھڑا ہوں۔ مجھ کو فرمایا تو میری اولاد میں سے ہے۔ (ملخص نقشِ حیات ص ۲۳)

ولادت :

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ۱۹؍شوال ۱۲۹۶ھ بمطابق ۹؍۱۸۷۹ء بمقام بانگرمیو ضلع اناؤں میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام چراغ محمد ہے۔ آپ کے چار بھائی اور بھی تھے، جن کے نام حضرت مولانا سید محمد صدیقؒ، مولانا سید احمدؒ، مولانا سید جمیل احمدؒ اور مولانا سید محمود صاحبؒ تھے۔ بھائیوں میں آپ درمیانے تھے۔ آپ کی تین بہنیں بھی تھیں۔ ایک بہن کا نام زینب تھا، جو چار برس کی عمر میں فوت ہوئی۔ دوسری کا نام نسیم زہرا تھا، وہ بھی ڈیڑھ سال کی عمر میں فوت ہوئی۔ تیسری بہن کا نام ریاض فاطمہ تھا، جو ۲۲ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔

ابتدائی تعلیم :

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے والد سید حبیب اللہ قصبہ صفی پور ضلع اناؤں میں ہیڈ ماسٹر تھے، پھر بانگرمیؤ میں تبدیل کر دیے گئے۔ جب شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ پیدا ہوئے تو آپ کے والد بانگرمیؤ میں تھے۔ جب حضرت شیخ الاسلامؒ تین سال کی عمر کو پہنچے تو والد ماجد کی تبدیلی قصبہ ٹانڈہ میں ہو گئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم یہاں حاصل کی۔

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اپنی تعلیم و تربیت اور ایام طفولیت کی سرگذشت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”مجھ کو ہوش و حواس آئے، تو میں نے اپنے آپ کو ٹانڈہ میں پایا۔ بانگرمیؤ بالکل یاد نہیں۔ والدین مرحومین کو اولاد کی تعلیم و تربیت کا غیر معمولی اور بہت زیادہ خیال تھا اور

اس کے لئے والد مرحوم بہت زیادہ سختی کرتے تھے۔ ہر بچہ کو جب وہ چار برس کا ہو جاتا، پڑھنے کے لئے بٹھا دیتے تھے۔ نہ پڑھنے اور لکھنے پر خوب مارتے تھے۔ مجھ کو کھیلنے کا موقع آزادی کے ساتھ صرف چار برس کی عمر تک ملا ہے“۔

آغازِ شعور سے پابندی اور تربیت کا اہتمام :

جب اس عمر کو پہنچا تو گھر میں والدہ مرحومہ کے پاس قاعدہ بغدادی اور اس کے بعد سیپارہ پڑھنا پڑتا تھا۔ صبح ساڑھے نو بجے تک یہ قید اور پڑھائی گھر میں ہوتی تھی اور ساڑھے نو بجے کھانا کھا کر والد مرحوم کے ساتھ اسکول میں جانا پڑتا تھا۔ اسکول کی تعلیم میں بھی مدرسین اس زمانہ میں خوب مار پیٹ کرتے تھے۔ چار بجے شام تک اسکول میں مقید رہنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد والد مرحوم کے ساتھ ہی گھر آنا ہوتا تھا۔ گھر پر بھی سخت قید تھی۔ باہر نکلنا، گاؤں کے لڑکوں کے ساتھ کھیلنا اس کی بالکل اجازت نہ تھی، اگر کبھی موقع پا کر نکل جاتا تو سخت مار پڑتی۔

بکری چرانے کی خدمت :

والد صاحبؒ نے ایک اچھی نسل کی بکری پال رکھی تھی۔ اسکول جاتے اور واپس آتے ہوئے اس کو اور اس کے بچوں کو ساتھ رکھنا پڑتا، چونکہ سکول کا احاطہ بڑا تھا، وہ لمبی رسّی میں باندھ دی جاتی تھی اور دن بھر اس طرح چرتی رہتی تھی۔ دیگر فارغ اوقات میں مکان کے قریب جنگل میں اس کو اور اس کے بچوں کو چرانا پڑتا تھا۔ اس طرح بچپن میں یہ سنت ادا کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ پتنگ اُڑانا یا گیند کھیلنا یا گلی ڈنڈا وغیرہ کھیلنا کبھی نصیب نہیں ہوا۔

آٹھ سال کی عمر میں علمی حذاقت اور تجربہ :

الحاصل آٹھ برس تک اس طرح وطن میں قیام رہا۔ اس دوران پانچویں سیپارہ تک والدہ مرحومہ سے اور پانچ سے اخیر تک والد مرحوم سے ناظرہ قرآن شریف پڑھا۔ اس کے بعد آمدنامہ، دستور الصبیان، گلستان کا کچھ حصہ مکان پر پڑھنا ہوا اور اسکول میں دوم درجہ تک پڑھنا ہوا۔ اس وقت سکول میں فنون اور کتب زیادہ تھے۔ تمام اقسامِ حساب، جبر و مقابلہ تک مساحت اور اوقلیدس مقالہ اولیٰ تمام جغرافیہ عمومی خصوصی، تاریخ عمومی و خصوصی، مساحتِ علمی (تختہ جریب وغیرہ سے زمین ناپ کر باقاعدہ نقشہ بنانا) تحریر املا، ہر چیز میں اس قدر مہارت ہو چکی تھی کہ از بر بخوبی جواب دے سکتا تھا۔